مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ - امان ۱۳۱۹ ہش - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت دن بھر تو اچھی رہی لیکن شام کے وقت حضور کو نزلہ کی شکایت ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں۔

آج ساڑھے چھ بجے شام کی گاڑی سے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے ہمراہ گوڑگانواں تشریف لے گئیں۔ اور صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ کے علاوہ صاحبزادی امۃ الباسط بھی گئی ہیں۔

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب معہ اصحاب کے جو شوریٰ کے موقعہ پر چوہدری صاحب کے ساتھ دہلی سے تشریف لائے تھے۔ ساڑھے چھ بجے شام کی گاڑی سے تشریف لے گئے۔

چونکہ مجلس شوریٰ پر مقامی دفاتر کے کارکنوں کو دن رات مصروفیت رہی۔ اس لئے ۲۶-۲۷ امان کو مقامی دفاتر میں تعطیل کی گئی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیحؑ نے صلیب پر جان نہیں دی

"یسوع مسیح انجیل میں کہتا ہے۔ کہ اگر تم میں رائی کے دانہ جتنا بھی ایمان ہو۔ تو تم اگر پہاڑ کو یہ کہو۔ کہ یہاں سے وہاں چلا جا۔ تو ایسا ہی ہوگا۔ مگر یسوع کی تمام دُعا جو اپنی جان بچانے کے لئے کی گئی تھی۔ بیکار گئی۔ اب دیکھو۔ کہ انجیل کی رُو سے یسوع کے ایمان کا کیا حال ہے۔ یہ ہرگز درست نہیں ہے۔ کہ یسوع کی یہ دُعا تھی۔ کہ میں صلیب پر مر جاؤں۔ مگر گھبراہٹ نہ ہو۔ کیا باغ والی دُعا صرف گھبراہٹ دُور کرنے کے لئے تھی؟ اگر یہی بات تھی۔ تو صلیب پر لٹکائے جانے کے وقت کیوں کہا تھا۔ کہ ایلی ایلی لما سبقتنی کیا یہ فقرہ دلالت کرتا ہے۔ کہ اس وقت گھبراہٹ دُور ہو چکی تھی۔ بناوٹ کی بات کہاں تک چل سکتی ہے۔ یسوع کی دُعا میں صاف یہ لفظ ہیں۔ کہ یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ سو خدا نے وہ پیالہ ٹال دیا۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیئے۔ کہ جو جان بچ جانے کے لئے کافی تھے۔ جیسے یہ امر کہ یسوع پیچھے معمول کے مطابق چھ سات دن صلیب پر نہیں رکھا گیا بلکہ اسی وقت اُتار ا گیا۔ اور جیسے کہ یہ امر کہ اس کی ہڈیاں نہیں توڑی گئیں جس طرح کہ اور لوگوں کی ہمیشہ توڑی جاتی تھیں۔ اور یہ خلاف قیاس امر ہے۔ کہ اس قدر خفیف سی تکلیف سے جان نکل جائے"۔

حضرت مسیحؑ صلیب سے بچکر آسمان پر بھی نہیں گئے

"ہمارے مخالفوں کا یہ اعتقاد کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے محفوظ رہ کر آسمان پر مع جسم عنصری چڑھ گئے۔ یہ ایسا اعتقاد ہے۔ جس سے قرآن شریف تحت اعتراض کا نشانہ ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ قرآن شریف ہر ایک جگہ عیسائیوں کے ایسے دعاوی کو جن سے حضرت عیسیٰ کی خدائی ثابت کی جاتی ہے۔ رد کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف نے حضرت عیسےٰ کا بغیر باپ پیدا ہونا (جس سے ان کی خدائی پر دلیل پیش کی جاتی تھی۔) یہ کہکر رد کیا۔ کہ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ پھر اگر حضرت عیسےٰ درحقیقت معہ جسم عنصری آسمان پر چڑھ گئے تھے۔ اور پھر نازل ہونے والے ہیں۔ تو یہ تو ان کی ایسی خصوصیت تھی۔ کہ بے باپ ہونے سے زیادہ دھوکہ میں ڈالتی تھی۔ پس جواب دو۔ کہ کہاں قرآن شریف نے اس کی کوئی نظیر پیش کر کے اسے رد کیا ہے۔ کیا خدا تعالےٰ اس خصوصیت کے توڑنے سے عاجز رہا"؟ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۳)

عیسائیوں کا متناقض بیان

"عیسائیوں کے اس متناقض بیان کو کون سمجھ سکتا ہے کہ ایک طرف تو یسوع کو خدا ٹھہرایا جاتا ہے۔ پھر وہی خدا کسی اور خدا کے آگے رو رو کر دُعا کرتا ہے۔ جبکہ تینوں خدا یسوع کے اندر ہی موجود تھے۔ اور وہ ان سب کا مجموعہ تھا۔ تو پھر اس نے کس کے آگے رو رو کر دُعا کی۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے نزدیک

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اہم تبدیلیاں جو یکم اپریل ۱۹۴۰ء سے عمل میں آئینگی

موجودہ وقت میں جن سٹیشنوں کے درمیان چلتی ہیں۔	گاڑی کا نمبر	یکم اپریل ۴۰ء سے تبدیلی
ا		
(۱) پشاور چھاؤنی اور لاہور	۴ ڈاؤن میل	پشاور چھاؤنی سے ۹-۴۵ کی بجائے ۹-۲۰ پر روانہ ہوگی اور لاہور میں اسی وقت پہنچیگی جس وقت اب پہنچتی ہے
(۲) " "	۱۹-اپ اور ۲۰-ڈاؤن ایکسپریس	راولپنڈی اور پشاور چھاؤنی کے درمیان منسوخ کر دی گئی ہے
(۳) " "	۶۱-اپ اور ۶۲-ڈاؤن	راولپنڈی اور کیمبل پور کے درمیان ۱۹-اپ اور ۲۰-ڈاؤن کے ساتھ سفر کریگی
(۴) لاہور اور کراچی شہر	۷-اپ میل	کراچی سے ۹-۵۰ کی بجائے ۱۰-۲۰ پر چلیگی اور لاہور بجائے ۱۷-۵۵ کے ۱۸-۰۰ پر پہنچے گی۔
(۵) " "	۸ ڈاؤن میل	لاہور سے ۹-۱۵ کی بجائے ۹-۰۰ پر روانہ ہوگی اور کراچی ۷-۵۵ کی بجائے ۸-۰۰ پر پہنچے گی۔
(۶) امرتسر اور پٹھانکوٹ	۳۳۵-اپ اور ۳۶۸ ڈاؤن	امرتسر اور بٹالہ کے درمیان منسوخ کر دی گئی ہیں۔
(۷) دہلی - انبالہ چھاؤنی براستہ ڈی - یو - کے	۸۱-اپ	دہلی اور انبالہ چھاؤنی کے درمیان منسوخ کر دی جائے گی۔

ب

زائد گاڑیاں

گاڑی کا نمبر	جس سٹیشن سے روانہ ہوگی۔		جس سٹیشن تک پہنچے گی۔	
۱۲-ڈاؤن / ۱۳-اپ	لاہور روانگی	۲۱-۳۵	کالکا آمد	۵-۳۰
۱۴-ڈاؤن / ۱۱-اپ	کالکا "	۲۲-۴۵	لاہور "	۶-۴۵
۱۴۳-اپ	دہلی "	۱۲-۵۵	کالکا "	۲-۱۷
۱۴۴-ڈاؤن	کالکا "	۱۵-۴۰	انبالہ چھاؤنی "	۱۷-۳۰
۱۴۷-اپ	دہلی "	۱۵-۳۵	پانی پت "	۱۷-۳۸
۱۴۸-ڈاؤن	پانی پت "	۷-۱۰	دہلی "	۹-۳۰
۱۴۹-اپ	فیروزپور چھاؤنی "	۱۲-۳۰	میکلوڈ گنج روڈ "	۱۵-۳۵
۱۵۰-ڈاؤن	میکلوڈ گنج روڈ "	۱۶-۴۵	فیروزپور چھاؤنی "	۱۹-۳۵
۳۳۷-اپ	لدھیانہ "	۱۳-۳۰	جالندھر شہر (براستہ نکودر) "	۱۵-۴۲
۳۳۸-ڈاؤن	جالندھر شہر "	۱۶-۱۰	لدھیانہ (براستہ نکودر) "	۱۹-۲۵
۲۱۱-اپ	دھوری "	۱۱-۱۴	"	۱۲-۴۰

۲۱۲ اپ	لدھیانہ	،، ۸-۵۰	دھوری	،، ۱۰-۳۰
۲۷۳ اپ	لدھیانہ	،، ۱۶-۵۰	رائے ونڈ (براستہ شہر فیروزپور)	،، ۲۰-۳۲
۴۷۴ ڈاؤن	رائے ونڈ	،، ۴-۳۹	فیروزپور چھاؤنی	،، ۵-۵۵
۴۷۴ ڈاؤن	فیروزپور چھاؤنی	،، ۱۲-۴۰	لدھیانہ	،، ۱۵-۵۰

ج کالکا شملہ سیکشن پر ریل موٹروں اور زائد ٹرینوں کو جاری کیا جائیگا۔

د زائد تھرو سروس ڈبے

اس وقت جن سٹیشنوں کے درمیان چلتے ہیں	گاڑی کا نمبر	یکم اپریل ۱۹۴۰ء سے تبدیلیاں
×	۵-اپ/۱۳-اپ	ہوڑہ - کالکا - فرسٹ و سیکنڈ
×	۱۴-ڈاؤن/۶ ڈاؤن	کالکا - ہوڑہ - فرسٹ اور سیکنڈ
×	۱۸-ڈاؤن/۲۰۳ ڈاؤن	لاہور - پٹھانکوٹ فرسٹ، سیکنڈ اور لگیج یکم مئی ۱۹۴۰ء سے ۳۰ نومبر ۱۹۴۰ء تک
×	۲ ڈاؤن میل	کالکا - بمبئی سنٹرل فرسٹ اور سیکنڈ اور لگیج ائیر کنڈیشنڈ گاڑی ۱۵/۴ سے [illegible] تک۔

س یکم اپریل ۱۹۴۰ء سے تھرو سروس ڈبوں میں تبدیلیاں

لالہ موسیٰ - لاہور تھرڈ کلاس	۴ ڈاؤن میل	پشاور چھاؤنی - لاہور
لدھیانہ - لالہ موسیٰ تھرڈ کلاس	۳ ڈاؤن میل	لدھیانہ - پشاور چھاؤنی
دہلی - لاہور تھرڈ کلاس	۸۱-اپ/۷۱-اپ	۲۴۳-اپ/۷۱-اپ
لاہور جموں توی - فرسٹ سیکنڈ - انٹر اور تھرڈ	۲۹۶ ڈاؤن/۴ ڈاؤن میل	۲۸ ڈاؤن/۲۴۳ ڈاؤن

ش تھرو سروس ڈبے جو منسوخ کئے جائیں گے

لاہور - کالکا - فرسٹ سیکنڈ انٹر اور تھرڈ	۶ ڈاؤن/۱-اپ	منسوخ کئے گئے
کالکا - لاہور - فرسٹ سیکنڈ انٹر اور تھرڈ	۲-ڈاؤن/۵-اپ	،،
لاہور - کالکا تھرڈ	۲۶-ڈاؤن/۱-اپ	،،
کالکا - لاہور تھرڈ	۲-ڈاؤن/۷۵-اپ	،،

ڈائننگ کاریں

لاہور - پشاور چھاؤنی	۳-اپ میل	لاہور - راولپنڈی
پشاور چھاؤنی لاہور	۴-ڈاؤن میل	راولپنڈی - لاہور

ص پابندیاں

[illegible]	موجودہ صورت	یکم اپریل ۱۹۴۰ء سے
فرنٹیر میل دہلی سے پشاور (براستہ غازی آباد - سہارنپور - اور انبالہ چھاؤنی)	تیسرے درجہ کے مسافر دہلی اور پشاور کے درمیان سوائے لدھیانہ اور لالہ موسیٰ سیکشن کے نہیں لے جائے جاتے جالندھر چھاؤنی اور لاہور کے درمیان میں لائن پر چالیس میل سے کم کے سفر والے مسافر نہیں لے جائے جاتے۔	دہلی اور لدھیانہ کے درمیان تیسرے درجہ کے مسافر نہیں لے جائے جاتے۔ لدھیانہ راولپنڈی سیکشن پر جالندھر چھاؤنی اور راولپنڈی کے درمیان لائن پر چالیس میل سے کم سفر والے مسافر بھی نہیں لیجائے جاتے
۴۸ ڈاؤن فرنٹیر میل پشاور چھاؤنی سے دہلی (براستہ انبالہ چھاؤنی سہارنپور اور غازی آباد)	تیسرے درجہ کے مسافر (۱) پشاور چھاؤنی - اور لالہ موسیٰ کے درمیان (۲) لاہور اور دہلی کے درمیان نہیں لے جائے جاتے۔	راولپنڈی اور لاہور کے درمیان لائن پر چالیس میل سے کم سفر والے تیسرے درجہ کے مسافر نہیں لیجائے جاتے۔ لاہور دہلی کے درمیان تیسرے درجہ کے مسافر بھی نہیں لے جائے جاتے۔

ط نئے اتصال

(۱) ۴۴۰ ڈاؤن از لائل پور کا ۱۰۸ ڈاؤن سے پٹھانکوٹ کے لئے لاہور سٹیشن پر

(۲) ۲۸۶ ڈاؤن از فیروزپور چھاؤنی کا ۲۹۲ ڈاؤن سے ہوشیارپور کے لئے جالندھر شہر سٹیشن پر۔

(۳) ۲۸۶ ڈاؤن ایکس فیروزپور چھاؤنی کا ۲۳۸ ڈاؤن سے نکودر کے لئے جالندھر شہر سٹیشن پر۔

(۴) ۴۰۵-اپ از مکیریاں کا ۲۹۲ ڈاؤن سے ہوشیارپور کے لئے جالندھر شہر سٹیشن پر۔

(۵) ۳۰۲-اپ ایکس سیالکوٹ کا ۱۲-ڈاؤن سے سہارنپور کے لئے امرتسر سٹیشن پر۔

ع ۳/۴۳۱-اور ۴/۳۱ کی درمیانی شب ٹرینوں کا انتظام

(۱) انبالہ کینٹ لاہور سیکشن پر یکم اپریل ۱۹۴۰ء کو ۴۔ ڈاؤن / ۱ اپ شملہ میل کی کوئی سروس نہیں ہوگی۔

(۲) ۲ ڈاؤن کالکا دہلی۔ کلکتہ میل کالکا سے ۳۱ مارچ ۱۹۴۰ء کو ۲۳-۲۲ پر روانہ ہوگی۔ اور انبالہ چھاؤنی تک موجودہ اوقات کے مطابق چلے گی۔ انبالہ چھاؤنی سے وہ نئے اوقات کے مطابق چلے گی۔ یکم اپریل ۱۹۴۰ء کو کالکا۔ انبالہ چھاؤنی سیکشن کے نئے اوقات کے مطابق کوئی سروس نہ ہوگی

(۳) ۱-اپ کلکتہ - دہلی - کالکا میل جو ۳۱ مارچ ۱۹۴۰ء کو دہلی سے روانہ ہوگی۔ دھولکوٹ۔ لالڑو اور سراج پور سٹیشنوں پر نہیں ٹھہرے گی۔

(۴) یکم اپریل ۱۹۴۰ء کو شوگھی اور کالکا کے درمیان ۲۴۱- ڈاؤن کی۔ اور سمر ہل اور شملہ کے درمیان ۸۸۵-اپ کی کوئی سروس نہ ہوگی۔

(۵) یکم اپریل ۱۹۴۰ء کو جوان والا شہر اور پٹھانکوٹ کے درمیان ۴۳۳-ڈاؤن پسنجر کے نئے اوقات کے مطابق کوئی سروس نہ ہوگی۔

یکم اپریل ۱۹۴۰ء سے رائج ہونے والا ٹائم ٹیبل تمام ریلوے بک سٹالوں سے تین آنہ فی کاپی کے حساب سے مل سکتی ہے۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

لاہور ۲۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے مسٹر محمد علی جناح حکومت پنجاب اور خاکسار دل میں تصادم کے سلسلہ میں صلح کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ امید ہے عنقریب اس سلسلہ میں کوئی اعلان کیا جائے گا۔

پیرس ۲۴ مارچ۔ جرمنوں نے دریائے رائن کے ساتھ ساتھ واقع فرانسیسی علاقہ میں زور شور سے صلح کے لئے پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ اور دریا کے پار سے لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ فرانسیسیوں سے اپیلیں کی جا رہی ہیں کہ وہ لڑنا بند کر دیں۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ بھی اس مطلب کے اشتہارات پھینکے جا رہے ہیں۔ جن کا فرانسیسی گولیوں سے جواب دیتے ہیں۔

لاہور ۲۴ مارچ۔ کل بعد دوپہر جب خان بہادر اللہ بخش سابق وزیر اعظم سندھ رام گڑھ سے واپس آتے ہوئے ہردوئی سٹیشن پر پہنچے۔ تو کسی نے ان کے ڈبہ کے سامنے آ کر ریوالور سے تین گولیاں چلائیں۔ جو کھڑکیوں پر لگیں اور خان بہادر اللہ بخش بال بال بچ گئے حملہ آور بھاگ گیا۔ آپ نے عند الملاقات کہا کہ میں یقیناً نہیں کہہ سکتا۔ کہ گولیاں مجھ پر چلائی گئی تھیں۔ کیونکہ ڈبہ میں میرے ساتھ ایک اور مسافر بھی تھا۔

واشنگٹن ۲۴ مارچ۔ اتحادیوں کے آرڈر پر امریکن فیکٹریوں نے جو ۲ ہزار نئے ہوائی جہاز تیار رکھے تھے۔ وہ برطانیہ اور فرانس بھیجے جا رہے ہیں۔

روم ۲۳ مارچ۔ اطالوی فوج کی تعداد میں اضافہ کرنے کے متعلق بل پاس ہو گیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ گذشتہ جنگ عظیم میں اٹلی کے پاس جس قدر فوج تھی۔ اب اس سے دگنی کر دی۔

کوپن ہیگن ۲۳ مارچ۔ ڈنمارک کے ایک اخبار کا بیان ہے کہ گذشتہ چند دنوں میں ڈنمارک کے چھ مال کے جہازوں کو جرمنی نے بلا وجہ ڈبو دیا ہے جس سے ڈنمارک میں غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۳ مارچ۔ ۶۰ جرمن افسر اور سپاہی ایک جنگی جہاز سے سکاٹ لینڈ کے ساحل پر اترے جن کو بذریعہ ٹرین نظر بندوں کے کیمپ میں بھیج دیا گیا۔

مدراس ۲۴ مارچ۔ مولوی یعقوب حسن سابق کانگرسی وزیر رام گڑھ کانگرس میں شرکت کرنے کے بعد یہاں پہنچے۔ تو حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔

لاہور ۲۴ مارچ۔ آج آل انڈیا مسلم لیگ کا ستائیسواں سالانہ اجلاس ختم ہو گیا جس میں قرارداد آزادی اتفاق آراء سے منظور کی گئی۔ قرارداد کی حمایت میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر عالم نے کہا کہ اگر ضرورت پڑی۔ تو قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح سول نافرمانی کرنے یا جیل جانے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

ہلسنکی ۲۴ مارچ۔ روس اور فن لینڈ کی نئی سرحد کو نمایاں کرنے کے لئے جھنڈے لگا دیئے ہیں۔ بولشویک فوجیں اس سے تقریباً ۱۲ سو فٹ پرے پڑاؤ ڈالے پڑی ہیں فن فوجوں کو اپنی نئی سرحدی چوکیوں پر متعین کیا جا رہا ہے۔

کراچی ۲۴ مارچ۔ سندھ میں یکم اپریل سے زراعتی کالج قائم ہو جائے گا۔ اس کے لئے اللہ بخش وزارت نے آئندہ بجٹ میں ۴۰ ہزار روپے کا انتظام کر دیا تھا۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ جبل الطارق کی اطلاع ہے۔ کہ اٹلی کے اس جہاز کو جس پر مسٹر سمر ویلز سوار ہو کر جا رہے تھے ۳ گھنٹوں تک روکا گیا۔ اور پوری طرح اس کی تلاشی لی گئی۔ کیونکہ یہ افواہ پھیلی ہوئی تھی۔ کہ جرمنی کے ماہر اقتصادیات ڈاکٹر شخت بھی اس پر سوار ہو کر امریکہ جا رہے ہیں۔

لائل پور ۲۳ مارچ۔ امریکن کپاس نو روپے۔ دیسی کپاس آٹھ روپے۔ گرا تین روپے بارہ آنے تا چار روپے چار آنے نوریہ چار روپے نو آنے۔

اکاڑہ ۲۵ مارچ۔ امریکن کپاس نو روپے ساڑھے چار آنے دیسی کپاس سات روپے چودہ آنے۔

امرتسر ۲۵ مارچ گندم دڑا تین روپے پونے تین آنے۔ گندم اعلیٰ تین روپے پونے نو آنے چھنے ساڑھے تین روپے پرانی باسمتی ڈیرہ دون آٹھ روپے نئی باسمتی سات روپے۔ جھونا چاول چار روپے نوریہ ساڑھے چار روپے۔

لاہور ۲۵ مارچ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے ایک ممبر مسٹر محمد رشید علی نے لیگ کی ممبری سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ انہیں اس بات سے اختلاف ہے کہ ہندوستان کو ہندو اور مسلم علاقوں میں تقسیم کیا جائے۔ ان کا خیال ہے کہ اس طرح ہندو مسلمانوں میں کبھی اتحاد قائم نہیں ہو سکیگا اور نہ فرقہ وارانہ مسئلہ حل ہو سکیگا۔

لنڈن ۲۵ مارچ۔ برطانوی سمندری محکمہ کے ماہرین ایک جرمن تارپیڈو کا غور سے معائنہ کر رہے ہیں جو سمندر سے بہہ کر کنارے پر آ لگا ہے وہ بارہ فٹ لمبا ہے کہتے ہیں کہ یہ تارپیڈو دو کام دیتا ہے ہوائی جہاز سے نشانہ پر گرایا جاتا ہے۔ اور اگر نشانہ پر لگنے کی بجائے سمندر میں جا پڑے تو سمندری سرنگ بن جاتا ہے۔

لنڈن ۲۵ مارچ۔ مغربی مورچہ پر عام طور پر امن رہا صرف ایک مقام پر معمولی سی جھڑپ ہوئی۔ جس میں فرانسیسی سپاہیوں نے کئی ایک جرمنوں کو قید کر لیا

لنڈن ۲۵ مارچ۔ جرمنی نے ڈنمارک میں یہ خبر مشتہر کی ہے کہ ایک برطانوی ہوائی جہاز نے ڈنمارک پر اڑان کی مگر برطانیہ کے ہوائی محکمہ نے اس کی تردید کر دی ہے۔

لنڈن ۲۵ مارچ سویڈن، ناروے اور فن لینڈ کے درمیان ایک دوسرے کی حفاظت کا سمجھوتہ ہونے والا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے سویڈن کے ایک وزیر نے کہا کہ اس قسم کا سمجھوتہ کرنے سے قبل بہت سی مشکلات کا حل کرنا ضروری ہے۔

مدراس ۲۵ مارچ۔ آج صبح یہاں آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے صدر مسٹر ساورکر نے کہا۔ صرف روحانی اور تمدنی بڑائی ہندوؤں کو بچا نہیں سکتی۔ بلکہ انہیں بڑے بڑے سورمے اور بہادر پیدا کرنے ہوں گے۔

بمبئی ۲۵ مارچ۔ ہندوستان میں سر آغا خان کی کونسل کے پریذیڈنٹ نے ایک بیان دیتے ہوئے مسٹر جناح کی ہندوستان کو بانٹنے کی تجویز پر نکتہ چینی کی۔

کراچی ۲۵ مارچ۔ اگلے مہینہ سے کراچی میں جاپانی قونصل خانہ قائم ہو جائیگا جس کا بڑا مقصد یہ ہو گا کہ دونوں ملکوں خصوصاً کراچی اور جاپان کے درمیان تجارت کو ترقی دی جائے۔

راولپنڈی ۲۵ مارچ۔ آج یہاں سات اور خاکسار دل کو گرفتار کیا گیا۔ جو پوری وردی پہنے اور بیلچے اٹھائے بازار میں سے گذر رہے تھے۔ وہ جامع مسجد میں داخل ہو گئے جن کا پولیس باہر کھڑی انتظار کرتی رہی۔ جب وہ باہر آئے تو انہیں سمجھایا گیا کہ اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کرنے پر آمادہ کر لیا گیا

جبل پور ۲۵ مارچ۔ یہاں ہولی کے ایام میں لاٹھیاں لے کر چلنے پر جو پابندی عائد کی گئی تھی۔ اسے یکم اپریل تک بڑھا دیا گیا ہے۔ کیونکہ ہندوؤں نے فیصلہ کیا تھا کہ اس حکم کی میعاد ختم ہونے تک ہولی کا تیوہار ملتوی کر دیا جائے۔ اور پھر لاٹھیاں لے کر جلوس نکالا جائے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس بنا پر کہ لاٹھیاں لے کر جلوس نکالنا ہولی کے تیوہار سے تعلق نہیں رکھتا اور ہندو حکم کی خلاف ورزی کرنا چاہتے ہیں۔ پابندی کی میعاد کو بڑھا دیا۔

کانپور ۲۵ مارچ۔ آج تیسرے پہر یہاں پھر فرقہ وارانہ جھگڑا ہو گیا۔ ان کے حملوں میں ایک آدمی مارا گیا۔ اور گیارہ زخمی ہوئے۔ اور اس وقت تک کے فسادات میں چھ آدمی مر چکے ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

جلسہ خلافت جوبلی پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کرنے والی خواتین کی فہرست

نمبر شمار	نام	ضلع
۴۹۷	امۃ الرحیم صاحبہ	گورداسپور
۴۹۸	رحیم بی بی صاحبہ	"
۴۹۹	کریم بی بی صاحبہ	گجرات
۵۰۰	سردار بی بی صاحبہ	"
۵۰۱	فضیلت بیگم صاحبہ	سیالکوٹ
۵۰۲	زبیدہ بیگم صاحبہ	امرتسر
۵۰۳	زہرہ بیگم صاحبہ	گجرات
۵۰۴	جنت صاحبہ	پٹیالہ
۵۰۵	جان بیگم صاحبہ	ریاست سنگرور
۵۰۶	انور جہاں صاحبہ	گجرات
۵۰۷	اختر صاحبہ	جھنگ
۵۰۸	غفور بیگم صاحبہ	گورداسپور
۵۰۹	گلزار بیگم صاحبہ	جہلم
۵۱۰	مریم بی بی صاحبہ	گورداسپور
۵۱۱	نظیر بیگم صاحبہ	"
۵۱۲	ظہور فاطمہ صاحبہ	جالندھر
۵۱۳	نذیر فاطمہ صاحبہ	گورداسپور
۵۱۴	زہرہ صاحبہ	"
۵۱۵	عائشہ بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۵۱۶	امۃ الحفیظ صاحبہ	"
۵۱۷	رحمت بی بی صاحبہ	ہوشیارپور
۵۱۸	سلیمہ صادقہ صاحبہ	گجرات
۵۱۹	نور بیگم صاحبہ	"
۵۲۰	فردوسی بیگم صاحبہ	لاہور
۵۲۱	حسین بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۵۲۲	فضل بی بی صاحبہ	"
۵۲۳	صغریٰ بیگم صاحبہ	گجرات
۵۲۴	برکت بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۵۲۵	سردار بی بی صاحبہ	"
۵۲۶	اقبال بی بی صاحبہ	سرگودھا
۵۲۷	کریم بی بی صاحبہ	گورداسپور
۵۲۸	صفیہ صاحبہ	امرتسر
۵۲۹	غلام جنت صاحبہ	لاہور
۵۳۰	رحیم بی بی صاحبہ	شیخوپورہ
۵۳۱	سرداراں صاحبہ	جالندھر
۵۳۲	صغریٰ بیگم صاحبہ	جھنگ
۵۳۳	زینب صاحبہ	نابھہ
۵۳۴	سرجان صاحبہ	پشاور
۵۳۵	سردار بیگم صاحبہ	گجرات
۵۳۶	حسین بی بی صاحبہ	منٹگمری
۵۳۷	خورشید صاحبہ	سیالکوٹ
۵۳۸	زکیہ صاحبہ	پشاور
۵۳۹	کریم بی بی صاحبہ	گورداسپور
۵۴۰	محمد بی بی صاحبہ	"
۵۴۱	سلطان بیگم صاحبہ	گجرات
۵۴۲	نور بی بی صاحبہ	"
۵۴۳	دولت بی بی صاحبہ	گورداسپور
۵۴۴	حسن بی بی صاحبہ	"
۵۴۵	مہر بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۵۴۶	سید بی بی صاحبہ	گوجرانوالہ
۵۴۷	فضل بی بی صاحبہ	گورداسپور
۵۴۸	امۃ اللہ صاحبہ	"
۵۴۹	نواب بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۵۵۰	دولت بی بی صاحبہ	بہاولپور
۵۵۱	رضیہ بیگم صاحبہ	سیالکوٹ
۵۵۲	سردار بی بی صاحبہ	"
۵۵۳	رحمت بی بی صاحبہ	سرگودھا
۵۵۴	نظیر بیگم صاحبہ	سیالکوٹ
۵۵۵	جنت صاحبہ	ہوشیارپور
۵۵۶	عائشہ بی بی صاحبہ	منٹگمری
۵۵۷	سعیدہ بیگم صاحبہ	امرتسر
۵۵۸	امۃ الحفیظ صاحبہ	لائلپور
۵۵۹	سردار بیگم صاحبہ	"
۵۶۰	فاطمہ صاحبہ	سرگودھا
۵۶۱	عائشہ بی بی صاحبہ	گجرات
۵۶۲	کرم بی بی صاحبہ	جہلم
۵۶۳	زیب بخت صاحبہ	سرگودھا
۵۶۴	حمیدہ صاحبہ	گجرات
۵۶۵	آمنہ صاحبہ	سرگودھا
۵۶۶	حمیدہ بیگم صاحبہ	امرتسر
۵۶۷	حیات بیگم صاحبہ	سرگودھا
۵۶۸	محمودہ بیگم صاحبہ	گجرات
۵۶۹	حاکم بی بی صاحبہ	بہاول نگر
۵۷۰	ہاجرہ بی بی صاحبہ	گورداسپور
۵۷۱	زینب صاحبہ	گجرات
۵۷۲	بھاگ بھری صاحبہ	جھنگ
۵۷۳	اللہ جوائی صاحبہ	"
۵۷۴	عائشہ بی بی صاحبہ	شاہ پور
۵۷۵	مبارکہ بی بی صاحبہ	"
۵۷۶	نعمت صاحبہ	ملتان
۵۷۷	بشیر بیگم صاحبہ	"
۵۷۸	شادیا بیگم صاحبہ	شاہجہانپور
۵۷۹	سلطانہ صاحبہ	جھنگ
۵۸۰	عمر بی بی صاحبہ	لاہور
۵۸۱	معراج بیگم صاحبہ	"
۵۸۲	سلیمہ بیگم صاحبہ	کانپور
۵۸۳	فاطمہ صاحبہ	سرگودھا
۵۸۴	راج بی بی صاحبہ	نابھہ
۵۸۵	غفوراں صاحبہ	"
۵۸۶	مبارک بی بی صاحبہ	گورداسپور
۵۸۷	سکینہ صاحبہ	نابھہ
۵۸۸	زینب صاحبہ	لاہور
۵۸۹	زینب بیگم صاحبہ	رہتک
۵۹۰	ہاجرہ بیگم صاحبہ	"
۵۹۱	حفیظہ صاحبہ	نابھہ
۵۹۲	الفت صاحبہ	"
۵۹۳	رحمت بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۵۹۴	سردار بی بی صاحبہ	لاہور
۵۹۵	نواب بی صاحبہ	"
۵۹۶	غلام صغریٰ صاحبہ	لائلپور
۵۹۷	رسول بی بی صاحبہ	گورداسپور
۵۹۸	صغریٰ صاحبہ	گجرات
۵۹۹	زہرہ صاحبہ	امرتسر
۶۰۰	ہاجرہ بی بی صاحبہ	گجرات
۶۰۱	حمیدہ صاحبہ	لاہور
۶۰۲	عائشہ بیگم صاحبہ	امرتسر
۶۰۳	فاطمہ صاحبہ	گورداسپور
۶۰۴	بیگم بی صاحبہ	"
۶۰۵	حشمت بی صاحبہ	"
۶۰۶	کریم النساء صاحبہ	"
۶۰۷	فضل بیگم صاحبہ	گجرات
۶۰۸	مبارکہ صاحبہ	شاہ پور
۶۰۹	لطیفہ صاحبہ	نابھہ
۶۱۰	سپہ دیں صاحبہ	سیالکوٹ
۶۱۱	سکینہ صاحبہ	"
۶۱۲	شریفہ صاحبہ	گورداسپور
۶۱۳	لطیفہ بیگم صاحبہ	ریاست کپورتھلہ
۶۱۴	امۃ القدیر صاحبہ	نابھہ
۶۱۵	عائشہ صاحبہ	شاہ پور
۶۱۶	آمنہ صاحبہ	لاہور
۶۱۷	فاطمہ صاحبہ	شاہ پور
۶۱۸	حمیدہ صاحبہ	"
۶۱۹	سرداراں صاحبہ	"
۶۲۰	غلام فاطمہ صاحبہ	"
۶۲۱	نور فاطمہ صاحبہ	سیالکوٹ
۶۲۲	غلام فاطمہ صاحبہ	گورداسپور
۶۲۳	رشیدہ صاحبہ	لائلپور
۶۲۴	شریفہ بی بی صاحبہ	ملتان
۶۲۵	حیات بی بی صاحبہ	"
۶۲۶	امۃ المجید صاحبہ	لائلپور
۶۲۷	ہاجرہ صاحبہ	سیالکوٹ
۶۲۸	برکت بی بی صاحبہ	گوجرانوالہ
۶۲۹	بشیرہ بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۶۳۰	نواب بی بی صاحبہ	"
۶۳۱	رشیدہ بیگم صاحبہ	"
۶۳۲	سکینہ بی بی صاحبہ	"
۶۳۳	خورشید بیگم صاحبہ	"
۶۳۴	رحمت بی بی صاحبہ	جالندھر
۶۳۵	آمنہ بیگم صاحبہ	"

۵۳۶ - رسول بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور

تحقیقاتی کمیشن کی میعاد میں توسیع

گذشتہ شوریٰ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحقیقاتی کمیشن کی میعاد میں ایک سال کی توسیع فرمائی تھی۔ حضور نے اب مزید ایک سال کی توسیع فرمائی ہے۔

خاکسار پرائیویٹ سکرٹری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ ماہ امان ۱۳۱۹ ہش

مجلس مشاورت کے دُوسرے اور تیسرے دن کی مختصر رُوداد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اہم امُور کے متعلق فیصلے

دُوسرا دن

قادیان ۲۵ - امان - ۲۳ - امان کو مجلس مشاورت کا پہلا اجلاس سوا گیارہ بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے تشریف لانے پر تلاوت قرآن کریم اور دُعا کے ساتھ شروع ہُوا - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد پر جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ نے گزشتہ سال مجلس مشاورت میں جو فیصلے کئے گئے تھے - ان پر عمل کرنے کے متعلق رپورٹ پیش کی - پھر ملک صلاح الدین صاحب ایم - اے پرائیویٹ سکرٹری نے دوران سال میں اضافہ بجٹ کی رقوم پڑھ کر سنائیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت کے فیصلوں پر عمل کرنے کی رپورٹ کے متعلق ضروری ہدایات ارشاد فرمائیں - پھر احمدیہ یونی ورسٹی کے متعلق مجوزہ سکیم پیش کرنے کا ارشاد فرمایا اور آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو ارشاد فرمایا - کہ سٹیج پر آ جائیں اور بولنے والوں کو باری باری اظہارِ خیالات کا موقعہ دیتے رہیں - اس پر جناب چودھری صاحب موصوف حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر دائیں طرف بیٹھ گئے -

ایک تعلیمی بورڈ کا تقرر

یونی ورسٹی کے متعلق سکیم جب کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے پیش کی - تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمانے پر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم - اے نے وہ حالات سنائے - جن کے پیش نظر انہوں نے اس وقت جبکہ آپ ناظر تعلیم و تربیت تھے وہ تجویز پیش کی تھی جس کے سلسلہ میں یونیورسٹی کی سکیم مرتب کی گئی - اس پر حضور نے فرمایا ابھی نہ تو وقت ہے - اور نہ ہمارے پاس روپیہ ہے - کہ ہم یونی ورسٹی کی اس قسم کی سکیموں پر غور کرتے رہیں - اس وقت ضرورت اس بات کی ہے - کہ نظارت تعلیم و تربیت سے علیٰحدہ ایک تعلیمی بورڈ مقرر کیا جائے - جو ان امتحانات کے متعلق انتظام کرے - جو ہم جماعت کے لئے مقرر کرتے ہیں - یا ہماری موجودہ درسگاہوں کے ایسے امتحانات ہیں - جو یونی ورسٹی کے ماتحت نہیں ہیں - پھر تعلیم کو وسیع کرنے کے متعلق تجاویز سوچے اور اعلیٰ تعلیم کی تکمیل کے لئے تجاویز پیش کرے - اور ان باتوں کو عمل میں لائے -

اظہارِ خیالات کے بعد جب حضور نے آراء طلب فرمائیں - تو کثرت آراء نے اس تجویز کی تائید کی - اور حضور نے فرمایا - میں اسے منظور کرتا ہوں - صدر انجمن جلد سے جلد اس بورڈ کے ممبروں کے نام تجویز کر کے پیش کرے "

مسلم لیگ اور کانگرس

اس کے بعد سب کمیٹی نظارت امور خارجہ کی رپورٹ اس تجویز کے متعلق جناب سید زین العابدین صاحب ناظر امور خارجہ نے پیش کی - کہ مسلم لیگ یا کانگرس میں شمولیت کے متعلق جماعت احمدیہ کا کیا رویہ ہونا چاہیئے - جناب ناظر صاحب امور خارجہ اور جناب پیر اکبر علی صاحب نے اس وقت تک کے حالات بیان کئے - آخر آراء طلب کرنے پر بہت بڑی اکثریت نے اس تجویز کی تائید کی - کہ اگلے سال پھر اس معاملہ کو مجلس مشاورت میں پیش کیا جائے - اور اس دوران میں مسلم لیگ اور کانگرس سے تصفیہ کرنے کی جدوجہد جاری رکھی جائے - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کثرت آراء کے حق میں فیصلہ صادر فرمایا -

پسماندگان کی امداد کی صُورت کیا ہو

سب کمیٹی امور عامہ کی رپورٹ پسماندگان کی امداد کی تجویز کے متعلق حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے پیش فرمائی - کہ چند ایسے اصحاب کی ایک کمیٹی فوری طور پر مقرر کی جائے - جو لائف انشورنس کے ماہروں کے مشورہ کے بعد اور علمائے سلسلہ سے مشورہ حاصل کرنے کے بعد رپورٹ پیش کرے کہ جو احمدی فوت ہوں - ان کے پسماندگان کی امداد کی کیا صورت ہونی چاہیئے - جو شریعت کے مطابق بھی ہو - اور قابل عمل بھی ہو مختلف اصحاب کے اظہار خیالات کے بعد آراء طلب کرنے پر بہت بڑی اکثریت نے اس کی تائید کی - اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کثرت آراء کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے حسب ذیل اصحاب پر مشتمل کمیٹی مقرر فرمائی اور ارشاد فرمایا - کہ اکتوبر تک رپورٹ پیش کی جائے -

(۱) حضرت مرزا شریف احمد صاحب
(۲) چودھری بشیر احمد صاحب بی - اے -
(۳) بابو دین محمد صاحب -
(۴) میاں غلام محمد صاحب اختر -
(۵) بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر -
(۶) حضرت میر محمد اسحاق صاحب -
(۷) مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب -

اس پر پہلا اجلاس سوا دو بجے نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہُوا -

وصیت کے متعلق فیصلہ

دوسرا اجلاس ساڑھے تین بجے شروع ہُوا جس میں سب کمیٹی نظارت بیت المال کی رپورٹ مقبرہ بہشتی کے متعلق تجاویز کے بارے میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پیش کی - جس میں پہلی تجویز یہ تھی - کہ جو شخص وصیت لکھ کر مقامی کارکنوں کو دے دیتا ہے لیکن ان کی غفلت سے وصیت مرکز میں نہیں پہنچتی حتیٰ کہ موصی فوت ہو جاتا ہے - اس وصیت کو منظور کر لینا چاہیئے - بشرطیکہ اگر ماہوار آمد کی وصیت ہو - تو موصی ماہوار حصہ وصیت ادا کرتا رہا ہو اور اگر جائداد کی ہو - تو اس کے پسماندگان جائداد کا حصہ وصیت ادا کر دیں -

اظہار خیالات کے بعد کثرت آراء نے اس کی تائید کی - اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے کثرت آراء کے حق میں فیصلہ دیتے ہُوئے اسے منظور فرمایا -

دوسری تجویز یہ تھی - کہ اگر کوئی موصی اپنی پنشن کا کچھ حصہ کمیوٹ کرا لے - تو اس طرح جس قدر رقم اسے ملے - وُہ اس کی آمد سمجھی جائے اور اس سے حصۂ وصیت اسی وقت لے لیا جائے جب موصی رقم وصول کرے - کثرت آراء نے اسکی تائید کی - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے کثرت آراء کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے یہ استثنا فرمایا - کہ اگر کوئی موصی کسی ڈگری وغیرہ کا زیر بار ہو - اور اسے رقم اتنی ہی ملے جتنی کہ اسے ادا کرنی ہے - تو اس وقت اس سے وصیت کی رقم نہ لی جائے - بلکہ وُہ انجمن سے سمجھوتہ کرے اور انجمن اتنی رقم اسکے ذمہ قرض قرار دے - جسے وُہ آہستہ آہستہ ادا کر دے -

پنشن یا پراویڈنٹ فنڈ

اسکے بعد سب کمیٹی نظارت بیت المال کی رپورٹ جناب مولوی عبدالمغنی صاحب نے پیش کی جس میں پہلی تجویز یہ تھی - کہ انجمن کے کارکنوں کو اختیار دیا جائے کہ ان میں سے جو ریٹائر ہونے کے بعد پنشن لینا چاہیں وُہ پنشن لیں - اور جو پراویڈنٹ فنڈ لینا چاہیں - انہیں یہ دیا جائے - بہت تفصیلی گفتگو کے بعد تجویز یہ قرار پائی - کہ کارکنوں کو اختیار دے دیا جائے - کہ جو پنشن لینا چاہے - وُہ پنشن لے اور جو پراویڈنٹ فنڈ لینا چاہے - اسے یہ دیا جائے - پنشن لینے والوں کا بھی پراویڈنٹ فنڈ کٹتا رہے - اس میں جتنا حصہ کارکن کی کٹوتی کا ہو وہ اسے ریٹائر ہونے پر دے دیا جائے -

پنشن تنخواہ کی ۵۰ فیصدی کی نسبت سے ہو۔ اور کارکردگی کے آخری تین سالوں کی اصل تنخواہ گریڈ کی جو ہو۔ اس کی اوسط نکال کر اس کا ۵۰ فیصدی پنشن دی جائے۔

کثرت آراء نے اس کی تائید کی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کثرت آراء کے حق میں فیصلہ دیا۔

دعوت طعام

ساڑھے سات بجے اجلاس ختم ہوا۔ نماز مغرب اور عشا مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھائیں۔ اور پھر تمام نمائندگان اور مہمان اس دعوت طعام میں شریک ہوئے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے دی۔ کھانا کھانے والوں کی تعداد سوا آٹھ سو تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بذات خود بھی شرکت فرمائی۔

تیسرا دن

۲۴ - امان ساڑھے آٹھ بجے مجلس مشاورت کا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت اور دعا کے بعد خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال نے بجٹ پیش کرتے ہوئے تجویز پیش کی۔ کہ بجٹ سے کم چندہ دینے والی جماعتوں کے نام مجلس مشاورت میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

بجٹ پورا نہ کرنے والی جماعتیں

اس سلسلہ میں جناب ناظر صاحب بیت المال نے جب اس سال کے چندوں کی فہرست سنا کر یہ بتایا۔ کہ کس کس جماعت نے اپنا آمد کا بجٹ کس نسبت سے پورا کیا ہے تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ فیصلہ فرمایا۔ کہ اگر جماعتوں نے اس کوتاہی کی جلد اصلاح نہ کی۔ تو میں تجویز کروں گا۔ کہ آئندہ مجلس مشورہ کے اجلاس میں جہاں اُن جماعتوں کا شکریہ ادا کیا جائے جنہوں نے اپنے بجٹ کو پورا کر دیا ہو۔ وہاں ان جماعتوں پر اظہار افسوس بھی کیا جائے۔ جنہوں نے اپنی ذمہ واری کو پورا نہ کیا ہو۔

تین سالہ کٹوتی

جناب ناظر صاحب بیت المال نے دوسری تجویز سب کمیٹی نظارت بیت المال کی یہ پیش کی۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں کی تنخواہوں میں تین سال کے لئے جو کٹوتی کی گئی ہے اس میں سے چند خاص کی رقم منہا کر کے باقی رقم قرض قرار دی جائے۔ کثرت آراء نے اس کی تائید کی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کثرت رائے کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔

بجٹ آمد و خرچ

اس کے بعد بجٹ کے متعلق سب کمیٹی کی یہ تجویز پیش کی گئی۔ کہ مطبوعہ بجٹ کے اعداد آمد میں سے ۱۰۲۵ کی کمی کر کے ۳۶۹ ۲ ۷ کا بجٹ آمد آئندہ سال کے لئے منظور کیا جائے۔ متفقہ طور پر اس کی تائید کی گئی۔ پھر خرچ کا بجٹ ۷۲۶۲۴۹ پیش ہوا۔ اس کی بھی متفقہ طور پر تائید کی گئی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے منظوری دیتے ہوئے فرمایا۔ اس خیال سے کہ غربا کی تعلیم میں حرج نہ ہو۔ اور محکمہ وظائف قرض حسنہ کی وصولی میں سستی نہ کرے۔ مد وظائف میں سب کمیٹی نے جو ۱۰۲۵ کی کمی کی ہے۔ بدستور سابق بعد میں نظر ثانی کرتے ہوئے۔ اسے میں بڑھا دوں گا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اختتامی تقریر

اس پر ایجنڈا کی کاروائی ختم ہوئی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے آخری تقریر فرمائی۔ جس میں جماعت احمدیہ کا یہ مقدس فرض کہ دنیا کو خدا تعالےٰ کے آستانہ پر لا کر جھکانا ہے۔ اور اس طرح عظیم الشان تغیر پیدا کرنا ہے۔ اس موثر پیرایہ میں بیان فرمایا۔ کہ تمام مجمع پر رقت طاری ہو گئی۔ اور اکثر کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ پھر جب حضور نے تقریر ختم کر کے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو تمام مجمع نے اس تضرع اور زاری کے ساتھ خدا تعالےٰ کے حضور دعا کی۔ کہ کہرام مچ گیا۔ اور عین اسوقت جب کہ خدا تعالےٰ کے عاجز اور بے سروسامان بندے اپنے مقصد و مدعا کے مقابلہ میں اپنی بے کسی کے متعلق خدا تعالےٰ کے حضور چیخ و پکار کر کے اس کی نصرت حاصل کرنے کے لئے کوشاں تھے۔ اور ان کی آنکھیں اشک بار تھیں۔ زمین و آسمان کے خدا نے آسمان سے ان پر اپنی رحمت کے چھینٹے برسا کر عاجزانہ التجاؤں کی قبولیت کی انہیں بشارت دی۔ دعا شروع ہوتے ہی بارش شروع ہو گئی۔ اور دعا ختم ہونے کے تھوڑی دیر بعد ختم ہو گئی۔

دعا کے بعد حضور نے احباب کو رخصت فرمایا اور سب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ اس طرح اس سال کی مجلس مشاورت اختتام پذیر ہوئی ٭

"پسرش یادگار مے بینم"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رسالہ نشان آسمانی مطبوعہ ۱۸۹۲ء میں حضرت نعمت اللہ ولی علیہ الرحمۃ کے بعض اشعار نقل فرمائے ہیں۔ یہ اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ہیں۔ حضرت نعمت اللہ صاحب نے ان اشعار میں اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر ایسے واضح امور بیان فرمائے ہیں۔ جن کا تعلق مسیح موعود کے زمانہ بعثت اور اس سے قبل اور مابعد کے واقعات سے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "ماسوا اس کے ایک اور پیشگوئی ہے۔ جو کہ ایک مرد باخدا نعمت اللہ نام نے جو ہندوستان میں اپنی ولایت اور اہل کشف ہونے کا شہرہ رکھتا ہے۔ اپنے ایک قصیدہ میں لکھی ہے۔ اور یہ بزرگ سات سو پچاس برس پہلے ہمارے زمانہ سے گزر چکے ہیں۔ اور اسی قدر مدت ان کے اس قصیدہ کی تالیف کو بھی گزر گئی ہے۔ جس میں یہ پیشگوئی درج ہے۔ ...... واضح ہو۔ کہ نعمت اللہ ولی رہنے والے دہلی کے نواح کے اور ہندوستان کے اولیائے کاملین میں سے مشہور ہیں۔ ان کا زمانہ پانسو ساٹھ ۵۶۰ ہجری ان کے دیوان کے حوالہ سے بتلایا گیا ہے۔" (نشان آسمانی)

ان سطور سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک حضرت نعمت اللہ ولی کا روحانی مقام کیا تھا۔ اب میں حضرت نعمت اللہ ولی کا ایک شعر اور اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تشریح پیش کرتا ہوں۔ شعر یہ ہے ؎

دور او چوں شود تمام بکام　　　پسرش یادگار مے بینم

تشریح (۱) "یعنی جب اس کا (یعنی مسیح موعود کا) زمانہ کامیابی کے ساتھ گذر جائیگا۔ تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔ یعنی مقدر یوں ہے کہ خدا تعالےٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دیگا۔ جو اس کے نمونہ پر ہوگا۔ اور اسی کے رنگ سے رنگین ہو جائیگا اور وہ اس کے بعد اس کا یادگار ہوگا۔ یہ درحقیقت اس عاجز کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے۔ جو کہ ایک لڑکے کے بارے میں کی گئی ہے۔" (نشان آسمانی صفحہ ۱۵)

تشریح (۲) "محمد جعفر صاحب کی سمجھ پر تعجب ہے۔ کہ انہوں نے اس مصرعہ پر غور نہیں کی۔ کہ پسرش یادگار مے بینم۔ یہ پیشگوئی سید احمد صاحب پر کیونکر صادق آسکتی ہے۔ اگر آج یعنی ۲۷ جنوری ۱۸۹۶ء کو زندہ ہو کر آجاویں۔ تو ایک سو بارہ برس کے ہونگے تو کیا اس عمر میں جورو کریں گے۔ اور لڑکا پیدا ہوگا۔ پھر ماسوا اس کے یہ لڑکا پیدا ہوا اور جورو کرنا مسیح موعود کی بہت سی حدیثوں میں لکھا ہے۔ اور اس کے مطابق نعمت اللہ صاحب کا الہام ہے۔ کیونکہ مسیح موعود کی بہت حدیثوں میں ہے کہ یتزوج و یولد لہ" (نشان آسمانی)

تشریح (۳) "پھر انہی اشعار میں ایک یہ بھی اشارہ ہے۔ کہ اس کے بعد اس کے رنگ پر آنیوالا اس کا بیٹا ہوگا۔ کہ اس کا یادگار ہوگا۔ اب صاف ظاہر ہے کہ سید احمد صاحب نے ایسے کامل بیٹے کی نسبت کوئی پیشگوئی نہیں کی۔ اور نہ کوئی ان کا ایسا بیٹا ہوا۔ کہ وہ عیسوی رنگ سے رنگین ہو۔" (نشان آسمانی صفحہ ۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کے رو سے اپنے بعد "کامل بیٹے" کے وجود کو اپنی

عہدنامہ عتیق کی ایک واضح پیشگوئی

کہ یسوع مسیح صلیب سے زندہ اُتر آئے گا

از حضرت سید محمد اسحاق صاحب

عیسائیوں کا عقیدہ

عیسائیوں اور احمدیوں میں ایک نہایت اہم اور عظیم الشان متنازعہ فیہا مسئلہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صلیب کا واقعہ ہے۔ اس حادثہ کے متعلق عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ یسوع مسیح کا رومیوں کی عدالت میں چالان کیا گیا۔ جہاں سے حاکم مجاز نے یہودیوں کے شور و شر سے دب کر ملزم کو صلیب پر چڑھانے کے لئے سپاہیوں کے حوالے کر دیا جنہوں نے مقتل میں لے جا کر اس کے کپڑے اتارے۔ اور اس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں کیل ٹھونک کر ایک صلیب سے لٹکا دیا۔ اور اس کے کپڑوں کے متعلق قرعہ ڈال کر آپس میں بانٹ لئے۔ مسیح صلیب پر فوت ہو گئے وفات کے بعد اُن کی نعش صلیب سے اتاری گئی۔ اور تین دن تک ایک فراخ قبر میں رکھی گئی۔ جہاں سے وُہ دوبارہ زندہ ہو کر کچھ دنوں کے بعد آسمان پر اٹھائے گئے۔ اور خدا کے داہنے ہاتھ جا بیٹھے۔

احمدیوں کا عقیدہ

مگر ہم احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ بے شک حضرت عیسٰے علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ مگر وُہ اوپر فوت نہیں ہوئے بلکہ بے ہوش اور کالمیت ہو گئے۔ اُسی حالت میں انہیں صلیب پر سے اتار لیا گیا۔ اور تین دن تک ایک فراخ کمرہ میں رکھے جا کر اس قابل ہو گئے۔ کہ وُہ باہر نکل کر شاگردوں سے ملیں اور پھر چند روز کے بعد بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کو جمع کرنے کے لئے ملک شام سے اُن مشرقی ممالک کو جائیں جہاں عیسائیوں کے ساڑھے دس قبیلے فلسطین سے نکل کر آباد ہو چکے تھے۔

حضرت مسیح کے صلیب سے زندہ اترنے کے دلائل

عیسائیوں اور احمدیوں کے اس اختلاف کے متعلق اس زمانہ کے حکم و عدل نے خود اناجیل سے اس قدر مصالحہ جمع کیا۔ کہ اگر تعصب سے خالی ہو کر اسے پڑھا جائے۔ تو ایک اور ایک دو کی طرح ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ یسوع مسیح کی موت صلیب پر ہرگز ہرگز واقع نہیں ہوئی۔ بلکہ آپ یقیناً صلیب سے زندہ اُتر آئے تھے۔ اور یہ دلائل ہمارے لٹریچر میں سینکڑوں دفعہ شائع ہو چکے ہیں۔ جن کا جواب کبھی عیسائیوں سے بن نہیں سکا۔ بلکہ آج تک وُہ دلائل لاجواب ہیں۔

میں ذیل میں ایک مزید دلیل عہدنامہ عتیق سے اپنی جماعت کے دوستوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جو ابھی تک ہمارے علم کلام میں استعمال نہیں کی گئی۔ امید ہے کہ ہمارے احباب اپنے اپنے مقام کے عیسائیوں کے سامنے اُس دلیل کو پیش کر کے اس کا جواب طلب کریں گے اور وُہ دلیل یہ ہے۔

ایک اور دلیل

انجیل میں لکھا ہے:-

"اُسے صلیب پر کھینچکر اُس کے کپڑوں پر چٹھی ڈال کر انہیں بانٹ لیا۔ تا کہ جو نبی نے کہا تھا۔ پورا ہو کہ انہوں نے میرے لباس پر چٹھی ڈالی"

(متی کی انجیل باب ۲۷ - آیت ۳۵)

اس حوالہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کو جب صلیب دی گئی۔ تو ان کے کپڑے قرعہ ڈال کر سپاہیوں نے آپس میں تقسیم کر لئے تھے اور اس واقعہ سے ایک گزشتہ نبی کی پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ اس پر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی کہ صلیب کے وقت مسیح کے کپڑوں پر قرعہ ڈالا جائے گا۔ کس نبی کی ہے؟ اس کے جواب میں عیسائی کہتے ہیں۔ اور یہی ان کی ریفرینس کی کتابیں کہتی ہیں۔ کہ یہ پیشگوئی حضرت داؤد کے زبور میں کی گئی چنانچہ بائیسویں زبور میں اس کا ذکر ہے اور یہ حوالہ خود عیسائی ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ دیکھو تمام بائبلیں جو ریفرینس والی ہیں۔ اور وُہ حوالہ یہ ہے:-

زبور کی پیشگوئی

"(۱۱) مجھ سے دُور مت رہ کہ تنگی پہونچا چاہتی ہے۔ اور مددگار کوئی نہیں (۱۲) بہت سے بیلوں نے مجھے آگھیرا ہے۔ بسن کے مضبوط بیلوں نے چاروں طرف سے مجھ پر ہجوم کیا ہے (۱۳) وے مجھ پر پھاڑنے والے اور گرجنے والے شیر کی طرح مونہہ پسارے ہوئے ہیں (۱۴) میں پانی کی طرح بہا جاتا ہوں۔ اور میرے بند بند الگ ہو چلے ہیں۔ میرا دل موم کی طرح میرے سینہ میں پگھل گیا (۱۵) میری قوت ٹھیکرے کی طرح خشک ہو گئی۔ میری زبان تالو سے لگی جاتی ہے۔ اور تو مجھے موت کی خاک پر بٹھاتا ہے (۱۶) کیونکہ کتے مجھ کو گھیرتے ہیں۔ شریروں کی گروہ میری احاطہ کرتی ہے وے میرے ہاتھ اور میرے پاؤں چھیدتے ہیں (۱۷) میں اپنی سب ہڈیاں گن سکتا ہوں۔ وے مجھے تاکتے ہیں اور گھورتے ہیں۔ (۱۸) وے میرے کپڑے آپس میں بانٹتے ہیں۔ اور میرے لباس پر قرعہ ڈالتے ہیں (۱۹) پر تو اے خداوند دُور مت رہ۔ اے میری توانائی جلد میری مدد کے لئے آ۔ (۲۰) میری جان کو تلوار سے بچا۔ میری وحیدہ کو کتے کے ہاتھ سے (۲۱) ببر کے مونہہ سے اور جنگلی بیلوں کے سینگوں سے مجھے رہائی دے۔ تو نے میری سن کے بچایا ہے۔"

(دیکھو زبور ۲۲ - آیت ۱۱ تا ۲۱)

عیسائی ان ساری آیات کو جو گیارہ سے اکیس تک ہیں تعصب سے خالی ہو کر زمین آسمان کے ملک سے دُور کر مطالعہ کرو۔ تو آپ لوگوں پر یقیناً واضح ہو جائے گا۔ کہ مسیح صلیب پر لٹکائے تو ضرور گئے۔ مگر آپ اس پر فوت ہرگز نہیں ہوئے۔ بلکہ زندہ اتارے گئے۔ کیونکہ آیت ۱۱ میں مسیح کہتا ہے۔ کہ اے خدا مجھ پر ایک مصیبت آنے والی ہے۔ اس لئے تو مجھ سے دُور مت رہ۔ کیونکہ اس مصیبت میں مجھے تیری مدد کی ضرورت ہے۔ پھر آیت ۱۲ و ۱۳ میں اس مصیبت کی تشریح کی ہے۔ کہ وُہ بلا آسانی نہیں۔ بلکہ دشمنوں کے منصوبوں اور شرارتوں پر مشتمل ہے۔ پھر آیت ۱۴ و ۱۵ میں اپنے اضطراب، گھبراہٹ اور تکلیفوں کا ذکر کیا ہے پھر آیت ۱۶ میں مسیح ذکر کرتا ہے۔ کہ میرے دشمن میرے ہاتھ پاؤں میں کیل گاڑ کر صلیب پر لٹکا رہے ہیں۔ پھر آیت ۱۸ میں یہ ذکر ہے۔ کہ میرے دشمن میرے کپڑے قرعہ ڈال کر آپس میں تقسیم کر رہے ہیں۔ پھر آیت ۱۹ میں مسیح دعا کرتا ہے۔ کہ اے خدا دشمن کی اپنی طرف سے پوری کوشش میرے مارنے کی کر چکا ہے۔ مگر تو اے میرے خدا مجھ سے دُور نہ رہ۔ اور جلدی میری مدد فرما۔ کہ اب صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ اور اگر اب مدد نہ کی گئی۔ تو متیٰ نصر اللہ یعنی پھر مدد کب ہوگی؟ پھر آیت ۲۰ میں صریح لفظوں میں یہ دعا کرتا ہے کہ صلیب کی وجہ سے مجھے بہت تکلیف پہنچی ہے۔ مگر اے میرے خدا میری جان بچ جائے۔ آخر میں آیت ۲۱ میں اس دعا کے نتیجہ کا صریح لفظوں میں اعلان کرتے ہوئے مسیح فرماتا ہے کہ "تو نے میری سن کے بچایا ہے"۔

دیکھو اسی آئت نے تمام معاملہ کے انجام سے کیسے صریح الفاظ میں ہم کو اطلاع دی ہے۔ کہ دشمنوں نے میرے ہاتھ پاؤں میں کیل گاڑے۔ مجھے صلیب پر لٹکایا میری جان کو موت کی خاک پر بٹھائی گئی۔ میری وحیدہ یعنی میری یکتا روح میرے بدن سے نکالنے کی کوشش کی گئی۔ مگر اے میرے خدا تونے میری سن کے بچایا ہے ٭

خدا نے حضرت مسیح کو بچا لیا

پس جب خود دعا کرنے والا کہتا ہے۔ کہ میری دعا سنی گئی اور خدا نے مجھے بچا لیا ہے۔ تو اور کون ہے۔ جو کہے کہ دعا نہیں سنی گئی اور مسیح موت سے نہیں بچائے گئے۔

پس صلیبی واقعہ کی دعا زبور میں خود عیسائیوں کے نزدیک مسیح کے منہ سے نکلی ہوئی ظاہر کی گئی ہے۔ اسی میں صاف الفاظ میں صلیب پر لٹکائے جانے قتل کی پوری کوشش کئے جانے کپڑوں کو بذریعہ قرعہ تقسیم کئے جانے کی پیشگوئی ہے۔ مگر آخر میں الہامی نوشتہ کہتا ہے۔ کہ تونے میری سنکے بچایا ہے۔ اس فقرہ نے ڈرامہ کے انجام سے پردہ اٹھا دیا کہ گو دشمن مسیح کو صلیب دیں گے وہ اس کے ہاتھ پاؤں چھیدیں گے۔ وہ اس کی جان لینا چاہیں گے۔ مگر مسیح دعا کرے گا۔ کہ میری جان کو تلوار سے بچالے اور خدا اس کی دعا سن لیگا۔ اور دعا سنکر اس کی جان بچائے گا۔ پس جب زبور نے واقعہ صلیب سے سینکڑوں سال پیشتر یہ پیشگوئی کر دی ہے۔ کہ مسیح صلیب پر مارا نہ جائیگا تو عیسائیوں کو یہ حق کہاں سے حاصل ہو گیا کہ وہ خدا کے کلام کو پس پشت ڈال کر یہ دعوے کریں۔ کہ مسیح صلیب پر جاں بحق ہو گیا تھا۔ ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ زبور کا پیش کردہ مذکورہ بالا حوالہ آیت ۱۱ سے آیت ۲۱ تک عیسائیوں کے سامنے رکھ کر پوچھیں کہ اس حوالہ میں ہاتھ پاؤں چھیدے جانے اور قرعہ ڈال کر کپڑوں کے تقسیم کئے جانے کی پیشگوئی کس شخص کے متعلق ہے؟ وہ کہیں گے اور لازماً کہنا پڑیگا اور یہی ان کا مذہب ہے۔ کہ زبور کی یہ پیشگوئی مسیح کے متعلق ہے۔ پھر ان سے پوچھیں کہ آیت ۲۰ میں جو یہ الفاظ ہیں۔ کہ میری جان تلوار سے بچا۔ وغیرہ وغیرہ یہ کس کی دعا ہے؟ وہ کہیں گے کہ مسیح کی۔ پھر پوچھیں کہ اس دعا کا خلاصہ کیا ہے؟ تو انہیں کہنا پڑے گا۔ کہ اس دعا کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مسیح خدا سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اے خدا میری جان بچا۔ پس دعا جان بچائے جانے کی ہے۔ پھر ان سے کہو کہ آیت ۲۱ میں جو لکھا ہے۔

"تونے میری سنکے بچایا ہے۔"

بتاؤ کیا سنکر؟ وہ کہیں گے۔ دعا سنکر بتاؤ کس کو بچایا ہے؟ وہ کہیں گے۔ جان کو۔ بتاؤ کس کی جان کو؟ انہیں کہنا پڑیگا کہ مسیح کی جان کو پس جب مسیح اقرار کرتا ہے۔ کہ اے خدا تونے میری جان بچالی ہے۔ تو اے عیسائیو تم کس منہ سے کہتے ہو کہ مسیح صلیب پر فوت ہو گئے تھے۔ پس صلیب سے زندہ اتر آنا نہ صرف اناجیل اربعہ سے ثابت ہے۔ بلکہ زبور میں مسیح کے صلیب دیئے جانے سے سینکڑوں برس پیشتر اس کے صلیب سے زندہ اتر آنے کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اور چونکہ زبور خدا کا کلام ہے اور خدا کا کلام باطل نہیں ہو سکتا اس لئے یہی صحیح امر ہے کہ مسیح کی موت صلیب پر نہیں ہوئی اور اس نفس زکیہ کو خدا نے لعنتی موت سے بچا لیا اور یہی قرآن مجید فرماتا ہے۔ کہ ومطھرک من الذین کفروا یعنی اے عیسیٰ میں تجھے طبعی موت دے کر تیرے مخالفوں کے اس اعتراض سے کہ ہم نے مسیح کو صلیب پر مار کر لعنتی موت میں گرفتار کیا تھا۔ پاک وصاف کرنے والا ہوں۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت کی سہ ماہی رپورٹ

تحریری کام

عرصہ زیر رپورٹ میں سواحیلی زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کا کام شروع کیا گیا۔ پہلے سپارہ کے ایک افریقن تعلیم یافتہ دوست نے ترجمہ شروع کیا ہے۔ اور آخری سپارہ سے خاکسار نے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل خاص سے اس کام کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

"مشرقی افریقہ میں اشاعت احمدیت کی تاریخ اور جماعت ہائے احمدیہ کے مختصر حالات" پر ایک مفصل مضمون اخبار الفضل کے لئے لکھا گیا۔ اس کے علاوہ ایک مضمون "بددعا اور انبیاء علیہم السلام" کے عنوان پر تحریر کیا گیا۔

رسالہ سواحیلی کے جوبلی نمبر کے لئے مضامین لکھے اور مرتب کئے گئے۔ بعض افریقن مخلصین نے بھی اس نمبر کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی شان میں نظمیں لکھیں۔

گذشتہ تین ماہ میں مرکزی نظارتوں کے خطوط کے جواب۔ اور مقامی امور کے متعلق ضروری کارروائی۔ بقایا جات کی وصولی وغیرہ کے سلسلہ میں ایک سو چھ خطوط لکھے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں کینیا کالونی اور ٹانگانیکا کے گورنروں اور دیگر اعلےٰ حکام کو اخبار Sunrise کے پرچے دستی اور بذریعہ ڈاک روانہ کئے گئے۔ سواحلی میں آسمانی آواز ٹریکٹ تین ہزار طبع کرایا گیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو بھی ساتھ دیا۔ مشرقی افریقہ میں میمن آغا خانیوں اثنا عشریوں اور بوہرہ لوگوں میں تقسیم کیلئے مختلف جماعتوں کو روانہ کیا گیا۔ نیز نیروبی میں تقسیم کیا گیا۔

رسالہ سواحیلی جوبلی نمبر دو ہزار طبع کرایا گیا۔ جو نیروبی کے علاوہ دوسرے مقامات میں احمدی احباب کو افریقن میں تقسیم کرنے کے لئے بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا۔

اس کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ نیروبی کے ذریعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام جو حضور نے جلسہ سالانہ پر احمدی احباب کو دیا طبع کرا کر اپنوں اور دوسروں میں تقسیم کیا گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے بعض اقتباسات ٹریکٹوں کی صورت میں شائع کئے۔ جو غیر احمدیوں میں تقسیم کئے گئے۔ بعض غیر مسلم اصحاب گورمکھی ترجمہ قرآن مجید۔ احمدیت یا حقیقی اسلام اور سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کر رہے ہیں۔ دار السلام کے بعض احباب نے کوشش کر کے سواحیلی لٹریچر فروخت بھی کیا۔

تعلیم وتربیت

قیدیوں میں شیخ صالح صاحب ہر اتوار کو جاتے اور وقتاً فوقتاً خاکسار بھی ان میں جا کر مذہبی واخلاقی امور کے متعلق لیکچر دیتا رہا۔ بعض قیدی سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کر رہے ہیں۔

احمدیہ مسلم ہائی سکول ٹبورا کی پہلی جماعت کے سوا باقی جماعتوں کے امتحانات تحریری طور پر لئے گئے

دینیات کے امتحان کے لئے سوالات کے جو پرچے بنائے گئے۔ ان میں عام دینی معلومات۔ تاریخ اسلام۔ احمدیت۔ احمدیوں و غیر احمدیوں میں فرق اور اسلام کے متعلق امور دریافت کئے گئے۔ زبانی امتحان میں نماز اور قرآن مجید ناظرہ اور حفظ سنا گیا۔ اور خدا کے فضل سے اکثر لڑکے اچھے نمبروں پر پاس ہوئے ہیں۔

نصف ایکڑ کے قریب لڑکوں نے زمین کھود دی۔ اور کاشت کے لئے تیار کر کے مختلف چیزیں بوئیں۔ اب خدا کے فضل سے سکول درجہ پنجم تک پہنچ گیا ہے۔ اور ایک نیا استاد ٹرینڈ اور رکھا گیا ہے۔

درس و تدریس

بٹورا کے قیام میں خاکسار بعد نماز صبح ہندوستانی احمدیوں کو حدیث شریف کا درس دیتا رہا۔ نیروبی میں ہفتہ میں ایک مرتبہ مردوں میں۔ اور ایک مرتبہ عورتوں میں درس دیتا ہوں۔ میری عدم موجودگی میں مکرم محترم حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب نیروبی میں درس دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہفتہ میں دو مرتبہ قرآن مجید باترجمہ پڑھانے کے لئے کلاسیں قائم ہیں۔ جن میں مکرم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی۔ مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب اور مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب بڑوں اور چھوٹوں کو سبقاً سبقاً ترجمہ قرآن پڑھاتے ہیں۔

دارالسلام میں بھی خدا کے فضل سے درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہے اسی طرح کمپالہ میں درس کا سلسلہ حسب دستور جاری ہے۔

خطبات جمعہ

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل مضامین پر خطبات جمعہ پڑھے گئے۔ (۱) درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ (۲) خلافت اور مرکز سے وابستگی کی برکات (۳) رمضان کی برکات (۴) جھوٹ کی برائیاں (۵) مان کر ایمان کے مطابق عمل نہ کرنا بھی شریعت کی بے حرمتی ہے۔ (۶) علامات المومنین (۷) حقیقی انصار اللہ کون ہیں۔ (۸) حج کی برکات (۹) انسان کامل بننے کے ذرائع وغیرہ

تبلیغی گفتگو

افریقن طالب علموں کو بٹورا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات تاریخی رنگ میں سنائے۔ اور آپ کی بعثت کی ضرورت سے آگاہ کیا۔ ایک احمدی افریقن کی والدہ فوت ہو گئی۔ قبرستان میں چونکہ غیر احمدی افریقن بھی کافی تعداد میں تھے۔ اس لئے انہیں آخرت کا زاد راہ تیار کرنے کی تلقین کی اور حقیقی ایمان پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

بٹورا کے قریب رہنے والے ایک معزز عرب نے خاکسار کو دعوت طعام دی۔ اور اس موقعہ پر بہت سے عربوں کو بھی بلایا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نے عربوں کو تبلیغ کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات سنائے مسئلہ ختم نبوت کے متعلق دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔

خدا تعالےٰ کی تائید اور اس کے فضل کے بغیر ایک لمحہ بھی گذارنا مشکل ہے۔ لیکن بعض اوقات ایک نشان کے رنگ میں اللہ تعالےٰ کی امداد نازل ہوتی ہے۔ خاکسار شکر کے طور پر ایک واقعہ بیان کرتا ہے۔

۳۰ دسمبر کو نیروبی میں جلسہ سالانہ اور جوبلی کی تقریب مطابق پروگرام شروع ہونی تھی۔ خاکسار جب اروشہ پہونچا جہاں سے نیروبی کے لئے ایک غیر احمدی کی لاری چلتی ہے۔ تو ایک آدھ دن تو انتظار میں گزرا۔ جب لاری پہونچی تو لاری کے مالک نے یہ معلوم ہونے پر کہ میں احمدی ہوں کہہ دیا۔ کہ میں آپ کو اپنی گاڑی پر نہیں لیجاؤں گا۔ خواہ ایک ہزار شلنگ بھی دیں۔ چونکہ وقت تنگ تھا۔ اور کوئی گاڑی نیروبی جاتی نہیں تھی۔ اس لئے سخت بے تابی ہوئی۔ ۳۰ دسمبر کی صبح کو میں ہوٹل سے نکل کر بغیر کسی خاص خیال کے ایک طرف چل پڑا۔ حسن اتفاق سے راستہ میں ایک یورپین کی موٹر جس پر نیروبی لکھا ہوا تھا۔ نظر آئی۔ وہ یورپین بھی قریب ہی کھڑا تھا۔ اس سے میں نے ذکر کیا کہ میں نیروبی جانا چاہتا ہوں۔ اور پٹرول کا جو خرچ ہوگا وہ میں دے دوں گا۔ اس نے خوشی سے منظور کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہوٹل سے جہاں میں ٹھہرا تھا آکر مجھے لے لیا۔ وہ غیر احمدی اس وقت وہیں کھڑا تھا۔ جو حیران و ششدر رہ گیا۔ کہ یہ کیا ہوا۔ خدا تعالےٰ نے مجھے پانچ گھنٹوں میں نیروبی پہنچا دیا۔ جب احمدیہ مسجد کے پاس اس یورپین نے مجھے اتارا اور مسجد وغیرہ کو دیکھا۔ اور احمدیت کے حالات سنے۔ تو پٹرول کی قیمت لینے سے انکار کر دیا اور شکریہ اور خوشی کا اظہار کیا۔ کہ وہ مجھے اپنی موٹر پر لایا۔ یہ خدا کا خاص فضل اور غیبی امداد تھی۔ جو اس نے عین وقت پر دی۔

نیروبی میں ایک افریقن مشنری سے جو احمدیہ مسجد میں آئے تین گھنٹہ تک انبیاء کی معصومیت۔ کفارہ و تثلیث کے بطلان۔ اور مسیح کی آمد ثانی پر گفتگو ہوتی رہی۔

عیدین کا اجتماع

عید الفطر کی تقریب پر ہمارے نو احمدی بھائیوں عبدالمجید۔ نور علی و عبدالغنی صاحبان نے دارالتبلیغ کو اچھی طرح سجایا۔ احمدیہ سکول کے لڑکوں نے ان کے ساتھ کام کیا۔ اور افریقن مرد و عورتوں کا تین سو سے زیادہ اجتماع ہوا۔ خطبہ میں بتایا گیا۔ کہ حقیقی خوشی حقیقی ایمان سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہر ایک احمدی کو حقیقی ایمان پیدا کرنا چاہئے۔ اس موقعہ پر احمدیہ سکول کے غریب و یتیم طالب علموں اور دوسرے محتاج و مستحق لوگوں کو کپڑے سلا کر دئیے گئے۔ بعض کو نقدی ان کی ضروریات کے لئے دی گئی۔

عید الاضحےٰ کی تقریب پر بٹورا میں پانچ گائیں ذبح کر کے احمدی و غیر احمدی افریقن کی ایک کثیر تعداد میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ نیروبی کے بعض احباب اور اسی طرح ٹونگا و بٹورا کے دوستوں نے اس قربانی میں حصہ لیا۔ افریقن مبلغ شیخ صالح صاحب نے بٹورا میں عید کی نماز پڑھائی۔ خاکسار اس موقعہ پر نیروبی میں تھا۔

دارالسلام میں جوبلی کی تقریب

جماعت احمدیہ دارالسلام نے ۳۱ دسمبر کو بمکان برادرم فضل کریم صاحب جلسہ کیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے پچیس سالہ کامیاب دور خلافت کے سلسلہ میں میاں فضل کریم صاحب لون۔ میاں عبدالرشید صاحب اور میاں عبدالحکیم صاحب جان نے تقریریں کیں۔ سب احباب نے مل کر ایک دعوت طعام کا بھی انتظام کیا۔

نیروبی میں جوبلی کی تقریب و جلسہ سالانہ

نیروبی میں اس تقریب کے متعلق ایک وسیع پروگرام تیار کیا گیا تھا۔ ۳۰ دسمبر کی شب کو مشاعرہ تھا۔ مخلصین نے حضور خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی شان میں عقیدت کا اظہار کیا۔ مکرم ملک نصر اللہ خانصاحب۔ اور مکرم سید امتیاز احمد صاحب کی نظمیں علاوہ غیر مسلم احباب کی نظموں کے خاص طور پر پسند کی گئیں ۳۱ دسمبر سے ۲ جنوری تک مختلف مقررین کی تقریریں تھیں۔ سبھاسہ دیوگنڈا وغیرہ کے نمائندوں کی ایک کانفرنس کر کے تبلیغی امور کے متعلق فیصلہ کیا گیا یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایک سناتنی پنڈت صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی رواداری اور مخالفین سے حسن سلوک پر نہایت ہی مخلصانہ اور موثر تقریر فرمائی

گارڈن پارٹی

آخری دن یعنی ۲ جنوری کو عصر کے قریب احمدیہ مسجد کے وسیع صحن میں شامیانے کے نیچے گارڈن پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ یوروپین معززین اور اعلیٰ حکام کے علاوہ مختلف اقوام کے چیدہ چیدہ ۵۰ لوگوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ ہز ایکسیلنسی ایکٹنگ گورنر

مسٹر ہری گن نے بھی ازراہ مہربانی شمولیت فرمائی۔ مکرم جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب نے گورنر صاحب کو سلسلہ کے حالات۔ احمدیت کی ترقی۔ حضرت امیر المومنین کی زبردست شخصیت اور خلافت کے متعلق بہت سی باتیں بتائیں۔ دوسرے احمدی احباب بھی معززین کو سلسلہ کے حالات سے آگاہ کرتے رہے۔ ملک احمد حسین صاحب نے مختصر تقریر میں سلسلہ کے حالات۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خلافت کے متعلق بعض باتیں بیان کیں۔ آخر میں گورنر صاحب نے تقریر فرمائی۔ اور اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا اتنی بڑی پوزیشن کی جماعت سے ہم بہت کم باخبر ہیں۔ میں اس جماعت کے حالات کا مطالعہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

اس پارٹی کے بعد "احمدیت یا حقیقی اسلام" کتاب گورنر صاحب کو روانہ کی گئی۔ اور انہوں نے شکریہ کی چٹھی بھیجتے ہوئے لکھا ہے وہ اس کتاب کو جب مطالعہ کر چکیں گے تو پھر زبانی بعض امور کے متعلق گفتگو کریں گے۔

ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ جو یہاں کا روزانہ اور وسیع الاثر اخبار ہے اس نے گارڈن پارٹی کی تفصیلات اپنے روزانہ پرچہ میں شائع کرنے کے علاوہ ہفتہ واری ایڈیشن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا فوٹو بھی شائع کیا ہے۔

کوکیو قبیلہ میں تقریریں

کوکیو قبیلہ ایک مشہور قبیلہ ہے۔ اس کے آدمی اپنی ترقی کے لئے کافی جد وجہد کر رہے ہیں۔ بغیر حکومت کی امداد کے اپنے سکول اور ٹریننگ کالج چلا رہے ہیں نیروبی سے دس میل کے فاصلہ پر جنوری کے آخری ہفتہ میں خاکسار دو مرتبہ ان کے ہاں گیا۔ یہاں ان کا ایک چرچ اور سکول ہے۔ پہلی مرتبہ سکول کے لڑکوں میں اسلام کے متعلق تقریر کی۔ دوسری دفعہ ان کے چرچ میں جا کر اسلام کے متعلق ایک مختصر لیکچر دیا۔ اور رسالہ سواحیلی کافی تعداد میں تقسیم کیا۔ حاضرین کی تعداد تین سو کے قریب تھی۔ خاکسار شیخ مبارک احمد مبلغ

غیر مذاہب کی جد وجہد

سناتن دھرم اور شدھی

آریہ سماج نے شدھی کی جو تحریک جاری کر رکھی ہے۔ سناتن دھرمی اس کے سخت خلاف ہیں۔ کیونکہ وہ اسے ہندو دھرم کی تعلیم کے خلاف سمجھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی وہ ایک قسم شدھی ضروری بھی سمجھتے ہیں۔ کس قسم کی شدھی وہ چاہتے ہیں۔ اس کے متعلق اخبار سناتن دھرم پرچارک امرتسر لکھتا ہے۔

"ہر شخص جو کسی قوم یا ملک سے تعلق رکھتا ہو۔ وہ ہندو دھرم میں داخل ہو سکتا یا گرہن کر سکتا ہے۔ نیز تبت ہوئے ہوئے ہندوؤں کا پرائشچت بھی کیا جا سکتا ہے۔ منوجی نے لکھا ہے۔ کہ من ست رسچائی کے بغیر شدھ نہیں ہو سکتا۔ لہذا ہر شخص ہر جگہ رہتا ہوا اگر اچھی زندگی بناتا ہے تو وہ شدھ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

آریہ سماجی شدھی کیا ہے۔ اسے شدھی سمجھ لینا شدھی کے بھاؤ کو نہ جاننا ہے کسی قوم میں داخل ہو کر نفسانی یا شیطانی جذبہ کو پورا کرنا شدھی نہیں ہے۔ بلکہ شدھی کا تعلق دل سے ہے۔ برہمن۔ چھتری۔ ویش۔ شودر۔ اچھوت۔ بھنگی۔ چمار اگر اپنے حلقے میں اپنے کرتویہ کا پالن کرتے ہیں۔ یا کرنے لگ پڑیں تو وہ شدھ ہیں شدھی قدرتی ہونی چاہیئے جس سے من پربھو کی طرف لگ جائے۔ یہ شدھی کہاں ہے۔ کہ پیلے کپڑے کسی مسلمان آدمی کو پہنا کر پانچ منٹ میں ہی اسے برہمن قرار دیا جائے"۔ (۲۶ مارچ سنہ)

مطلب یہ ہے۔ کہ جو غیر مسلم شدھ ہونا چاہے۔ وہ اپنے دل میں تبدیلی کرے اور ہندو دھرم کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالے۔ ہندو سوسائٹی میں شامل نہ ہو گویا ہندو بننے پر بھی وہ ہندوؤں میں شامل نہیں ہو سکتا۔

جرمنی میں عیسائیت

جرمنی کے پڑوس میں ایک کیتھولک حکومت کے قیام کی تجویز کے ساتھ ہی جرمنی میں عیسائیت کی حالت کا علم بھی دلچسپی کا موجب ہو گا۔ معلوم ہوا ہے کہ وہاں ایک نئی انجیل جاری کی گئی ہے۔ جو تمام سکولوں کے نصاب میں شامل ہے اس میں لکھا ہے۔ کہ عیسائی وہ ہے۔ جو جرمن نہیں۔ کوئی جرمن عیسائی نہیں ہو سکتا مخلوق کو مذہب کی آڑ میں گمراہ کرنے کا نام عیسائیت ہے۔ عیسائیت غیر یہودیوں کے لئے یہودیت کا پیغام ہے جرمن قوم اب تک ایک غیر جرمن خدا کی پرستار رہی ہے۔ اور اسی وجہ سے ہمیشہ تباہ ہوتی رہی ہے۔ اس لئے اب ہم لوگ عیسائیت کو ترک کر کے جرمن ایمان حاصل کریں گے۔ اور عیسائیت کی پیدا کردہ ذلتوں کو برداشت نہیں کریں گے۔

کانگرس کے اجلاس میں آریہ سماجی سرگرمیاں

رام گڑھ کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ وہاں کانگرس اور دیگر سیاسی اداروں کے ساتھ آریہ نگر بھی عوام کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ کانگرس کے میدان نمائش سے چند قدم کے فاصلہ پر آریہ سماج نے اپنا تبلیغی مرکز قائم کیا جہاں حیدرآباد ستیہ آگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر نارائن سوامی جی نے سماج کا جھنڈا لہرایا۔ اس جگہ آریہ سماج کا ایک پبلک جلسہ بھی ہوا۔ جس میں مختلف آریہ سماجی لیڈروں نے تقریریں کیں۔ آریہ نگر میں ایک ویدک یگیہ شالہ بھی قائم کیا گیا ہے۔ جہاں دس روز مسلسل ہون ہوتا رہا۔ ان دس دنوں میں آریہ سماج نے اس جگہ کم سے کم پانچ کانفرنسوں کے انعقاد کا انتظام کیا۔

وسط یورپ میں رومن کیتھولک حکومت کے قیام کا خیال

برسلز سے ایک خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ روما اور بوڈاپسٹ کے باثر حلقوں میں یہ تجویز ہو رہی ہے۔ کہ وسط یورپ میں ایک رومن کیتھولک حکومت قائم کی جائے۔ مسولینی اس تجویز کے مؤیدین میں سے ہے۔ اس کے علاوہ سپین کے جنرل فرینکو کی حمایت بھی اسے حاصل ہے۔ اس حکومت میں ہنگری۔ سلواکیہ اور بوہیمیا کے کچھ حصے شامل کئے جائیں گے۔ اور اس کا تاج آسٹریا کے سابق شاہی خاندان کے شہزادہ آٹو کو پہنایا جائے گا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ رومانیہ کے بادشاہ نے اس تجویز کی شدید مخالفت کی ہے۔ رومن کیتھولک خیالات کے لوگوں کی بے ڈھنگ وددار سیاسی لیڈروں اور ڈکٹیٹروں کی طرف سے اس کی تائید ایک سیاسی چال خیال کی جا رہی ہے۔ جو علاقے اس حکومت میں شامل کرنے کی تجویز ہے۔ ان میں سے بوہیمیا تو براہ راست جرمنی کے قبضہ میں ہے۔ اور سلواکیہ اس کی سیادت کے نیچے ہے۔

عیسائیت کی تبلیغ کیلئے جوش

عیسائیوں کا اخبار نور افشاں لکھتا ہے۔ "ہم روح القدس سے معمور ہو کر گلیوں۔ کوچوں۔ راستوں سڑک کے موڑوں اور پر ہجوم بازاروں میں شہر کے قریب دیہاتوں میں جا کر پورے صلیبی جوش کے ساتھ مسیح مصلوب کی منادی یعنی اس حقیقت کا اعلان کریں۔ کہ مسیح۔ یسوع گنہگاروں کو نجات دینے کے لئے دنیا میں آیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسیح مصلوب کی منادی کی تمام تر ذمہ داریاں خداوند کی سچی کلیسیا کے سب ایماندار لوگوں پر عائد ہوتی ہیں۔ تنخواہ دار منادو پادری یا ملکی و غیر ملکی مشنری صاحبان ہی اس کام کو انجام دینے کے لئے آسمان سے نہیں اترے"۔

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ ٹھاکر رام ولد خیرہ رام ذات چھابڑہ سکنہ دوسیوالہ تحصیل بھکر ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۷ مئی ۱۹۴۰ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱/۳/۴۰

(دستخط) خان غلام محمد خانصاحب ایم۔اے ریٹائرڈ ای۔اے۔سی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی۔ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ صدیق ولد محمد۔ عالم شاہ ولد [illegible] مسماۃ زینب زوجہ صدیق ذات بلوچ۔ سکنہ بھکر تحصیل بھکر۔ ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۸ مئی سنہ ۱۹۴۰ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۴/۳/۴۰

(دستخط) خان غلام محمد خانصاحب ایم۔اے ریٹائرڈ ای۔اے۔سی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی۔ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ دوسا ولد غازی ذات جٹ سکنہ غلام مرتضیٰ شاہ تحصیل بھکر۔ ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۴۰ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱/۳/۴۰ (بورڈ کی مہر)

(دستخط) خان غلام محمد خانصاحب ایم۔اے ریٹائرڈ ای۔اے۔سی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سلطان ولد جانہ ذات بھٹی سکنہ ڈگر ہتاس تحصیل بھکر ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۶ جون ۱۹۴۰ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۴/۳/۴۰

(دستخط) خان غلام محمد خانصاحب ایم۔اے ریٹائرڈ ای۔اے۔سی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی۔ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ خان چند ولد گھنشا رام۔ ذات گلیانی۔ سکنہ بہل تحصیل بھکر۔ ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۴۰ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱/۳/۴۰

(دستخط) خان غلام محمد خانصاحب ایم۔اے ریٹائرڈ ای۔اے۔سی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی۔ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ موہن رام ولد سیوہ رام۔ رام چند ولد موہن رام۔ ذات ڈنگرہ۔ سکنہ دوسیوالہ تحصیل بھکر۔ ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ یکم اگست ۱۹۴۰ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروضین کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۴/۳/۴۰

(دستخط) خان غلام محمد خانصاحب ایم۔اے ریٹائرڈ ای۔اے۔سی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر۔ ضلع میانوالی۔ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ پنڈت تولہ لال ولد پنڈت مان لال ذات برہمن سکنہ بھکر تحصیل بھکر ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۸/۵/۴۰ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲/۳/۴۰

(دستخط) خان غلام محمد خانصاحب ریٹائرڈ ای۔اے۔سی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی۔ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ بھورا ولد غلامہ۔ اللہ ودھایا ولد بھورا ذات وڑیچ سکنہ ڈگر تحصیل بھکر ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۳ جولائی ۱۹۴۰ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۸/۳/۴۰

(دستخط) خان غلام محمد خانصاحب ایم۔اے ریٹائرڈ ای۔اے۔سی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر۔ ضلع میانوالی۔ (بورڈ کی مہر)